فتویٰ نمبر:AB 0742
تاریخ:23نومبر2022

بِسْمِ اللہ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلّیِ وَ نُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

دارالافتاءضیاءِاسلام

سرگودھا،پنجاب،پاکستان
arazvi425@gmail.com Mob:0304.5845090

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ مسجد کا پرانا سامان جیسے کہ بالٹیاں، خراب اسپیکر، خراب بیٹری وغیرہ کہ جن کی ابھی حاجت نہیں ہے اور نہ ہی انہیں محفوظ رکھا سکتا ہے بلکہ ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے تو کیا انہیں بیچ کر ان کی رقم مسجد کے کسی اور کام میں استعمال کر سکتے ہیں؟ سائل:عبداللہ،پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر مسجد کے لیے وقف اشیاء فی الحال استعمال میں نہ ہوں، لیکن آئندہ استعمال کی امید ہو اور وہ اشیاء محفوظ رہ سکتی ہوں تو انہیں فروخت نہ کیا جائے، بلکہ محفوظ رکھا جائے اور بوقتِ ضرورت اسی مسجد میں ہی استعمال کیا جائے، البتہ اگر آئندہ استعمال کی امید نہ ہو، یا محفوظ کرنا ممکن نہ ہو، ضائع ہونے کا امکان ہو تو مسجد کی ملکیت میں موجود ضرورت سے زائد اشیاء کو بیچنا اور خریدنے والے کے لیے خرید کر استعمال کرنا جائز ہے بشرطیکہ قیمتِ فروخت کو مسجد میں ہی صرف کیا جائے اور ان چیزوں کو مارکیٹ ریٹ (یعنی بازار کی قیمت) پر بیچنا ضروری ہے تاکہ مسجد کا نقصان نہ ہو۔

حضور فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:

"مسجد کا وہ سامان جو مسجد کیلئے کارآمد نہیں ہے اور ان کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے تو فروخت کر کے ان کی قیمت مسجد میں لگانا جائز ہے۔" (فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ ۳۶۴ مسجد کا بیان)

امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

مسجد کا عملہ (سامان) جو بچ رہے اگر کسی دوسرے وقت مسجد کے کام میں آنے کا ہو اور رکھنے سے بگڑے نہیں تو محفوظ رکھیں ورنہ بیچ (فروخت) کر دیں اور اس کے دام (رقم) مسجد کی عمارت ہی میں لگائیں۔۔۔۔یہ سب کام متولی اور دیانت دار اہل محلہ کی زیر نگرانی ہو۔

(فتاوی رضویہ: جلد16، صفحہ428، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

اور فتاوی شامی میں ہے:

(:قوله: ومثله حشيش المسجد الخ) أي الحشيش الذي يفرش بدل الحصر كما يفعل في بعض البلاد كبلاد الصعيد كما أخبرني به بعضهم، قال الزيلعي: و على هذا حصير المسجد و حشيشه إذا استغنى عنهما يرجع إلى مالكه عند محمد، و عند أبي يوسف ينقل إلى مسجد آخر، و على هذا الخلاف الرباط و البئر إذا لم ينتفع بهما اهـ و صرح في الخانية بأن الفتوى على قول محمد، قال في البحر: و به علم أن الفتوى على قول محمد في آلات المسجد، و على قول أبي يوسف في تأبيد المسجد اهـ و المراد بآلات المسجد نحو القنديل و الحصير، بخلاف أنقاضه لما قدمنا عنه قريبًا من أن الفتوى على أن المسجد لا يعود ميراثًا و لا يجوز نقله و نقل ماله إلى مسجد آخر ".(359/4) فقط و الله أعلم

والله تعالی اعلم و علمه جل مجده أتم و أحکم

کتبه: ابو حمزه محمد آصف مدنی عفی عنه

28 ربیع الثانی 1442ھ 23 نومبر 2022